حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) ہجرتِ نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا اللہ کے حکم کے مطابق مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جانا ہجرتِ نبوی ﷺ کہلاتا ہے۔

(ب) رسولِ پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب۔ رسولِ پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال میں ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرتِ امیر رضی اللہ عنہ سے کونسی شخصیت مُراد ہے؟

جواب۔ حضرتِ امیر رضی اللہ عنہ سے مُراد حضرتِ علی کی شخصیت مُراد ہے۔

(د) رسولِ پاک ﷺ نے خضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب۔ رسولِ پاک ﷺ نے حضرتِ علی سے فرمایا "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا"۔

(ہ) حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب۔ حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(و) قریش نے رسولِ پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب۔ قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد ﷺ یا ابوبکر کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو اُنٹ) انعام دیا جائے گا۔

(ز) سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب۔ سراقہ بن جحشم نے ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا، لیکن سو انٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ وہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اس بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اُتر پڑا اور پھر فال نکالی۔ اب بھی وہی جواب تھا۔ لیکن مکرر تجربے نے اس کی ہمت پست کردی اور یقین ہوگیا کہ یہ کوئی اور آثار ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے پاس امن کی درخواست کی۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا۔ اس طرح سراقہ بن جحشم تائب ہوا۔

2۔ متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (مکہ، مدینہ، طائف، یمن)

(ب) نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوا اور اکثر صحابہ مدینہ پہنچ چکے، تو وحی الٰہی کے مطابق: آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔ (بارھواں، تیرھواں، دسواں، پندرھواں)

(ج) اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی امانتیں جمع تھیں۔ (تلواریں، امانتیں، کھجوریں، نعمتیں)

(د) جناب امیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔

(جناب ابوبکر، جناب عمر، جناب امیر، جناب عثمان)

(ہ) حضرت ابوبکر سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ (حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زید، حضرت ابوبکر)

(د) اسی طرح تین راتیں غارِ ثور میں گزاریں۔ (تین، چار، پانچ، سات)

3۔ درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی (✓) اور غلط کی نشاندہی (×) کریں۔

جواب۔ (الف) دعوت حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی دھاریں سنائی دے رہی ہیں۔ (✓)

(ب) حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان حبشہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (×)

(ج) نبوت کے تیرھویں سال اکثر صحابہ مدینے پہنچ چکے تھے۔ (✓)

(د) سب لوگوں نے ایک ہی رائے پیش کی۔ (×)

(ہ) اہلِ عرب زنانہ مکان کے اندر گھسنا معیوب سمجھتے تھے۔ (✓)

(و) فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گل تھا۔ (✓)

(ز) حضرت ابوبکر کا غلام رات گئے بکریاں چُرا کر لاتا۔ (×)

(ح) حضرت عائشہ گھر سے کھانا پکا کر غارِ ثور میں پہنچا آتی تھیں۔ (×)

(ط) صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلنگ پر آحضرت ﷺ کے بجائے حضرت امیر تھے۔ (✓)

4۔ کالم الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
دارالامان	جھنکاریں	مدینہ
دیانت	فرشِ گل	امانت
قتل گاہ	چشمِ انتظار	فرشِ گل
ہمہ تن	امانت	چشمِ انتظار
تلوار	مدینہ	جھنکاریں

5۔ سبق ہجرتِ نبوی ﷺ کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب۔ سبق اخلاصہ شروع کے صفحات پر دے دیا گیا ہے۔

6۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

جواب۔ حَافِظِ عَالَم، وُجُودِ اَقدَس، دَارُالاَمَان، قَبَائِل، مُحَاصَرہ، عَدَاوت، بُوسَہ گاہِ خَلَائِق، قَتل گاہ، فَرشِ گُل۔

7۔ درج ذیل کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	جملے
دعوتِ حق	اسلام قبول کرنے کی پیشکش، دین کی تبلیغ	غیر مسلموں کو دعوتِ حق دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔
ہدف	نشانہ، مقصد	کسی بھی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔
معیوب	برا	آج کل تاجر ناجائز منافع خوری کو معیوب نہیں سمجھتے۔
ترکش	تیردان، تیر رکھنے کا خول	جنگ پر روانہ ہونے سے قبل سپاہیوں نے اپنے ترکش میں تیر سجائے۔

خون بہا	خون کے بدلے جو نقدی یا قیمت کی جاتی ہے	عقیل کے ورثاء نے خون بہا کے بدلے قاتل کو معاف کردیا۔

8۔ جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	جمع	واحد
ہدف	اہداف	جھنکاریں	جھنکار
قبیلہ	قبائل	رائیں	رائے
زنجیر	زنجیریں		

9۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: آپؐ کو قریش کے اردے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ اس بناپر جنابِ امیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: " مجھ ے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا"۔ یہ سخت خطرے کا موقعہ تھا۔ جب امیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپؐ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر خواب قتل گاہِ زمین ہے، لیکن فاتح خیبر کی لیے قتل گاہ فرش گل تھا۔

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

حل لغت: بنا: بنیاد۔ بستر خواب: سونے کا بستر۔ قتل گاہ: قتل کرنے کی جگہ۔ فرش گل: پھولوں کا فرش۔

سیاق و سباق:

مولانا شبلی نعمانیؒ نے ہجرتِ مدینہ کے اس واقعہ کو بڑی تحقیق کے بعد رقم کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قریش نے جب یہ دیکھا کہ مدینہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے، مسلمانوں کی اکثریت تیزی سے زور پکڑتی جا رہی ہے۔ جب دعوتِ حق کے جواب میں قریش کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے۔ تو انہوں نے نبی ﷺ کو تبلیغ اسلام سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ چنانچہ ابو جہل جو کہ اسلام کا سخت دشمن تھا کی رائے پر متفقہ طور پر رضامندی کا اظہار کیا گیا۔ ابو جہل کی رائے یہ تھی کہ ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب کیا جائے اور تمام کے تمام ایک ساتھ مل کر نعوذ باللہ محمد ﷺ کو قتل کر دے۔ اس صورت میں ان کا خون تمام قبیلوں میں بٹ جائے گا۔ ابو جہل کی اس رائے پر اتفاق کیا گیا اور شام کے وقت آپ ﷺ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا گیا۔ اس وقت اہلِ عرب مکان کے اندر گھسنے کو انتہائی معیوب خیال کرتے تھے۔ اس لیے وہ آپ ﷺ کے گھر کے باہر انتظار کرتے رہے کہ آپ ﷺ گھر سے نکلیں گے اور آپ ﷺ کو قتل کر دیا جائے۔

تشریح:

حضور ﷺ قریش کے ارادے کو پہلے ہی بھانپ چکے تھے کہ وہ توحید الٰہی کی اس شمع کو بجھانا چاہتے ہیں

ارادوں کو بھانپ لیا تو آپ ﷺ نے حضرت علی کو پاس بلا کر فرمایا کہ مجھے اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم مل چکا ہے۔ آج رات میرے بستر پر چادر اُڑھ کر سو جانا اور صبح اٹھ کر لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کردینا۔ یہ ایک خطرناک کام تھا۔ جب آپ ﷺ نے حضرت علی کو یہ فرمان جاری کیا اس وقت مکہ میں شدید خطرے کا عالم تھا۔ حضرت علی کو کفار کی سازش کی بھی خبر مل چکی تھی۔ حضرت علی بھی اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ آج رات حضور ﷺ کے بستر پر سونا ایک واضح قتل گاہ پر سونے کے برابر ہے۔ جان کو سخت خطرہ لاحق تھا۔ مگر یہ بے باک مجاہدِ اسلام اور شیرِ خدا، جس نے خیبر کی فتح کا سہرا اپنے سر سجایا، اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت اس قدر تھی کہ اس وقت سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم پر عمل کرنا اس قدر اہم تھا کہ وہ موت کی زمین آپ کے لیے پھولوں کا فرش تھا کیونکہ وہ ایمان کی اس حقیقت کو جانتے تھے کہ سرکارِ دو عالم کے فرمان پر عمل کرنا ہی اصل ایمان ہے۔ لہذا آپ نے یہ کام بڑے اطمنان اور اچھے طریقے سے سرانجام دیا۔

10۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں۔

جواب۔

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
مخلوق کے بوسہ دینے کی جگہ	بوسہ فاہِ خلق	گھر مبارک، چوکھٹ مبارک	آستانہ مبارک
قیمتی	گراں بہار	پھول کا فرش	فرشِ گل

ہمہ تن چشم انتظار	بہت انتظار		